22394 ـ حدیث (لاتکتبوا عنی ۔۔) کا معنی اور تصحیح

سوال

کیا مندرجہ ذیل حدیث صحیح ہے اور اس کا معنی کیا ہے ؟
(مجھ سے لکھا نہ کرو ، اورجس نے قرآن کے علاوہ جوکچھ لکھا ہے وہ اسے مٹا دے) ، اللہ تعالی آپ کوجزائے خیر عطا فرمائے ۔

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

ابوسعید خدری رضي اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(مجھ سے لکھا نہ کرو ، اورجس نے قرآن کے علاوہ جوکچھ لکھا ہے وہ اسے مٹا دے اورمیری طرف سے حدیث بیان کرنے میں کوئ حرج نہیں ۔۔) صحیح مسلم کتاب الزھدوالرقائق حدیث نمبر (5326) ۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالی شرح مسلم میں لکھتے ہیں کہ :

قاضي کا قول ہے کہ کتابت علم کے بارہ میں صحابہ اورتابعین میں بہت سا اختلاف تھا ان میں اکثر نے تو اسے مکروہ جانا ، لیکن اکثر نے اسے جائز قرار دیا ہے ، پھرمسلمان اس کے جواز پرجمع ہوگئے اور یہ اختلاف ختم ہوگیا ۔

اس حدیث میں وارد نہی سے کیا مراد ہے اس میں اختلاف پایا جاتا ہے :

ایک قول تویہ کہ : یہ اس کے حق میں ہے جس کا حفظ واثق ہے اور اسے حفظ میں پوراوثوق حاصل ہے اوروہ اس سے ڈرتا ہے کہ اگر وہ لکھنا شروع کردے تووہ کتابت پر ہی بھروسہ کرلے گا اورحفظ خراب ہوگا ۔

اوروہ احادیث جس میں لکھنے کی اباحت ہے انہیں اس پرمحمول کیا جائے گا کہ وہ ان کے لیے ہیں جن کا حفظ کمزور ہے اوروہ حفظ میں وثوق نہیں رکھتے ، مثلا حدیث ابوشاہ ، اور صحیفہ علی رض اللہ تعالی عنہ والی حدیث ، اور اسی طرح عمرو بن حزم رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث جس میں فرائض ، سنن اوردیات کا تذکرہ ملتا ہے ۔

اور اسی طرح وہ حدیث جس میں زکاۃ کا نصاب اورکتاب الصدقہ کا ذکر ہے اور ابوبکررضی اللہ تعالی عنہ نے انس رضي اللہ تعالی عنہ کودے کربحرین کی جانب روانہ کیا تھا ، اور ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ والی حدیث جس میں وہ بیان کرتے ہیں کہ عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہ لکھا کرتے اورمیں نہیں لکھتا تھا ، اس کے علاوہ اوربھی بہت ساری احادیث ملتی ہیں ۔

اوریہ بھی کہا گیا ہے کہ :

نہی والی حدیث ان احادیث کےساتھ منسوخ ہے ، نہی اس وقت تھی جب اس بات کا ڈر تھا کہ احادیث کا قرآن مجید میں اختلاط نہ ہوجائے تو جب یہ خوف ختم ہوا تولکھنے کی اجازت دے دی گئ ۔

اوریہ بھی کہا گیا ہے کہ :

ایک ہی صحیفہ میں قرآن اورحدیث کولکھنے کی ممانعت تھی تاکہ مل نہ جائے اور قاری پر ایک ہی صحیفہ میں مشابہت نہ ہو ۔

واللہ تعالی اعلم ، ا ھـ ۔ دیکھیں شرح مسلم (18 / 129 ـ 130) ۔

امام بخاری رحمہ اللہ الباری حدیث ابی شاہ کواس طرح بیان کرتے ہیں :

ابوھریرہ رضي اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مکہ سے نوازا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ تعالی کی حمدوثنا بیان کرنے کےبعد فرمایا :

بلاشبہ اللہ تعالی نے مکہ سے ہاتھیوں کوروک دیا اور اپنے رسول اور مومنوں کواس پرمسلط کردیا ، دراصل بات یہ ہے کہ مکہ نہ تومجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال تھااورمیرے لیے بھی دن میں تھوڑی دیرکےلیےحلال کیاگیا ہے اور نہ ہی میرے بعد کسی کے لیے حلال ہوگا ۔

تواس کا شکاربھگا کرباہرنہیں نکالا جائے گا ، اور نہ ہی اس کے درخت کاٹے جائیں گے اور نہ ہی اس میں گری ہوئ چیز ہی حلال ہے الا یہ کہ کوئ اسے اعلان کرنے کے لیے اٹھائے ، اور اگر کسی کا کوئ قتل کردیا جائے تواس کے لیے دواختیار ہیں یاتووہ دیت لے اور یا پھر قصاص ۔

عباس رضی اللہ تعالی عنہ فرمانے لگے اذخر گھاس کے علاوہ اس لیے کہ ہم اسے قبروں اور گھروں کے لیے استعمال کرتے ہیں ، تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذخر گھاس کے علاوہ (یعنی باقی درخت حرام ہیں) تواہل یمن میں سے ابوشاہ کھڑا ہوکر کہنے لگا اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے یہ لکھ دیں ، تونبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوشاہ کولکھ دو ۔

صحیح بخاری اللقطۃ حدیث نمبر (2254) صحیح مسلم الحج حدیث نمبر (1355) ۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ ابوشاہ کے قصہ سے یہ استفادہ کیا جاسکتا ہے کہ (اکتبوا لابی شاہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے حدیث لکھنے کی اجازت عطا فرما دی ہے ۔

اس حدیث کا صحیح مسلم کی ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ والی حدیث سے تعارض ہے جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

(قرآن کے علاوہ مجھ سے کچھ بھی نہ لکھا کرو) صحیح مسلم ۔

توان دونوں کے درمیان جمع اس طرح ممکن ہے کہ لکھنے کی نہی نزول قرآن کے وقت خاص ہے تا کہ وہ حدیث سے خلط ملط نہ ہو جائے ، اور نزول قرآن کے وقت کے علاوہ لکھنا جائز ہے ۔

یا پھر یہ کہ نہی ایک ہی صحیفہ میں قرآن اور غیر قرآن لکھنے کے ساتھ خاص ہے ، اوران دونوں کوعلیحدہ علیحدہ لکھنے کی اجازت ہے ۔

یا پھر نہی مقدم اوربعدمیں جب خلط ملط ہونے کا خطرہ جاتا رہا تو اجازت دے کر منسوخ کردیا گیا ، اوریہ توجیہ اقرب ہے اور پھریہ اس کے منافی بھی نہیں ۔

اوریہ بھی کہا گیا ہے کہ : نہی اس کے ساتھ خاص ہے جس کاحفظ کوچھوڑ کرصرف کتابت پر بھروسہ کرنے کا خدشہ ہو ، اورجس سے یہ خدشہ نہ ہو اسے اجازت ہے ۔

علماءکرام رحمہم اللہ کا کہنا ہے کہ :

صحابہ کرام اورتابعین میں سے ایک جماعت لکھنا پسند نہیں کرتی تھی بلکہ وہ یہ پسند کرتے تھے کہ جس طرح انہوں نے حفظ کیا ہے وہ بھی احادیث کوحفظ کریں ، لیکن جب اس کام کے لیے ہمتیں ناکافی اورامت کو یہ خدشہ پیدا ہوا کہ علم ضائع ہوجائے توانہوں نے اس کی تدوین کرلی ۔ ا ھ فتح الباری (1 / 208) ۔

واللہ تعالی اعلم .